مولانا ابو تراب محمد حسین صاحب مرحوم ہزاروی

گذشتہ سے پیوستہ

تحقیق تقلید

۵۔ آگے چلئے میزان شعرانی مطبوعہ دہلی جلد اوّل ص۳۲ میں امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ فرماتے ہیں :۔

وَكَانَ يَقُولُ اَيْضًا لَمْ يَبْلُغْنَا فِي حَدِيْثٍ صَحِيْحٍ وَلَا ضَعِيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا مِنَ الْاُمَّةِ بِالْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ۔

ترجمہ :۔ (امام ابن تیمیہ رحمہ) یہ بھی فرماتے تھے کہ نہیں پہنچا ہم کو کسی حدیث صحیح میں اور نہ ضعیف میں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی اُمت میں سے ساتھ التزام مذہب متعین کے۔"

پھر حیرانگی ہے کہ جب تقلید کے متعلق نہ قرآن میں حکم آیا ہے نہ حدیث میں۔ اور نہ ہی اماموں نے خود فرمایا ہے۔ تو پھر اس کو واجب کہنے والے کہاں سے واجب بنا رہے ہیں؟

۶۔ اور دیکھئے طوالع الانوار حاشیہ درمختار میں ملا عابد سندھی لکھتے ہیں کہ :۔

وَوُجُوْبُ تَقْلِيْدِ مُجْتَهِدٍ مُعَيَّنٍ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ لَا مِنْ جِهَةِ الشَّرْعِيَّةِ وَلَا مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ۔

ترجمہ :۔"ایک مجتہد معین کی تقلید کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں نہ شریعت کی رُو سے نہ عقل کی رُو سے"۔

۷۔ میرزا مظہر جان جاناں اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں۔ کہ بر ہر افراد اُمت اتباع پیغمبر واجب است واتباع ہیچ یکے از ائمہ واجب نیست۔

ترجمہ :۔"ہر شخص پر اتباع پیغمبر کی واجب ہے۔ اور اماموں میں سے کسی کی اتباع واجب نہیں ہے۔"

تقلید کو واجب سمجھنے والو! ذرا اس صوفی مرد کی بھی سن لینا۔

۸۔ اور سنئیے ملا جیون رح مصنف نورالانوار اپنی تفسیر احمدی میں لکھتے ہیں۔ کہ :-

يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَعْمَلَ بِمَذْهَبٍ ثُمَّ يَنْتَقِلَ إِلَى آخَرَ كَمَا نُقِلَ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَيَجُوزُ لَهُ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَسْئَلَةٍ عَلَى مَذْهَبٍ وَفِي أُخْرَى عَلَى آخَرَ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ الصُّوفِيَّةِ۔

ترجمہ :- جائز ہے مقلد کو یہ کہ عمل کرے۔ ایک مذہب پر، پھر دوسرے مذہب کی طرف منتقل ہو جائے۔ جیسا کہ بہت سے اولیاء سے منقول ہوا ہے۔ اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ میں ایک مذہب پر عمل کرے اور دوسرے مسئلہ میں دوسرے مذہب پر جیسا کہ صوفیہ کا مذہب ہے"۔

نام کے مقلدو! ملا جیون کا مذکورہ بالا اصول بغور ملاحظہ کرو۔ دیکھا محققین کی تقلید ایسی ہوتی ہے۔ کہ جہاں سے راستی نظر آئی مان لی۔ ایک کی کیا دو چار کی کیا۔ اگر سو کی بات بھی درست ہو۔ تو مان لو۔ صرف ایک ہی کے گلے کا ہار ہو رہنا کہاں سے ثابت ہے؟

۹۔ ابطال التقلید میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں۔ کہ :-

فَمَا الَّذِي خَصَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَمَالِكًا وَالشَّافِعِيَّ بِأَنْ يُقَلَّدُوا دُونَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَدُونَ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ وَالنَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَعَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

ترجمہ :- سو معلوم نہیں وہ کیا چیز ہے جس نے خاص کر دیا ابو حنیفہ رح اور مالک رح اور شافعی رح کو کہ تقلید کیے جاتے ہیں۔ سوائے ابو بکر رض عمر رض عثمان رض علی رض ابن مسعود رض اور ابن عباس رض عائشہ رض کے اور سوا سعید بن المسیب اور زہری اور نخعی اور شعبی اور عطاء اور طاؤس اور حسن بصری رحمہم اللہ کے"۔

پس اے مقلدین ائمہ اربعہ! کیا ہے جواب اس کا پاس تمہارے کہ کیوں نہ تقلید کی تم نے ابو بکر رض عمر رض عثمان رض وغیرہم صحابہ کرام کی۔ اور اختیار کی تم نے۔ بعد کے تبع تابعین کی! پس صحیح وجہ بتاؤ اس کی اگر تم ہو راست بازو :-

۱۰۔ تقلید شخصی کی تردید میں ایک اور زبردست رائے سنئیے۔ فتوحات مکیہ میں شیخ ابن عربی لکھتے ہیں :-

وَلَا يَجُوْزُ تَرْكُ اٰيَةٍ اَوْ خَبَرٍ صَحِيْحٍ بِقَوْلِ صَاحِبٍ اَوْ اِمَامٍ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَيِّنًا وَخَرَجَ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ -

ترجمہ :- جو کوئی ایک ہی مذہب پر اڑا ہے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ جانے کہ اسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہے ۔ نہ کسی اور کی تو وہ شخص گمراہ اور جاہل ہے"

اے میرے محترم بھائیو! کیا مولوی ثناء اللہ صاحب پانی پتی (جو فقہ حنفیہ کے ایک جید عالم تھے) ٹھیک کہہ رہے ہیں! ذرا انصاف سے خدا لگتی کہنا ۔ اور پہلے ذرا اپنے طرزِ عمل کو بھی دیکھ لینا :-

۱۲- تقلید کی تردید میں اب ذرا چند شعراء ۔ اور مسلّم شعراء کے شعر بھی ملاحظہ ہوں ۔ بلبل شیراز ۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں :- ؎

پنداء سعدی کہ راہ صفا (۱) تواں رفت جز در پئے مصطفٰے

ترجمہ ۔ اے سعدی اس خیال میں مست رہو کہ پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر سیدھے راستے پر چل سکے :-

خلافِ پیمبر کسے راہ گزید (۲) کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ترجمہ :- نبی کے خلاف جس کسی نے رستہ اختیار کیا ۔ وہ منزل پر کبھی نہیں پہنچے گا ۔

اگرچہ ہر دو اشعار میں سعدی علیہ الرحمۃ نے تقلید کا نام نہیں لیا مگر اصحاب بصیرت سمجھ جاتے ہیں ۔ کہ کیسے باریک استعارہ کر دیا ہے :-

اب لیجئے مولانا رومؒ صاحب نام لے لے کر کہہ رہے ہیں ۔ اور اسی تمہاری کتابی تقلید کو مدِ نظر رکھ کر کہتے ہیں کہ اندھا دھند کسی کی پیروی کرنا ۔ ملاحظہ ہو مثنوی ص۱۱۱ و ص۱۱۲ ۔

مرمرا تقلید شاں برباد داد (۳) کہ دو صد لعنت براں تقلید باد

ترجمہ :- سچ تو یہ ہے کہ خاص کر مجھ کو تقلید نے برباد کیا ۔ دو سو لعنت ایسی تقلید پر ہو جیو :-

زانکہ تقلید آفت ہر نیکوئی است (۴) کہ بود تقلید اگر کوہِ قوی است

ترجمہ :- تمام نیکوکاری کے لیے تقلید بمنزلہ آفت کے ہے ۔ گھاس کے برابر ہے اگر کوہ قوی بھی ہے :-

منبع گفتار ایں سوزے بود (۵) واں مقلد کہنہ آموزے بود

ترجمہ :- محقق جو بات کرتا ہے دل سے کرتا ہے اور مقلد پرانی لکیر کا فقیر ہوتا ہے ۔

آں مقلد صد دلیل و صد بیاں (۶) برزباں آرو ندارد ہیچ جاں

ترجمہ:۔ مقلد سو سو دلائل اور سو سو بیان کرتا ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ اس میں جان نہیں ہوتی۔

الغرض کہاں تک لکھا جائے مثنوی ہی کو بغور پڑھنے سے آپ کو بیسیوں اشعار ایسے ملیں گے۔ جن میں مثالیں دے دے کر مولانا رومؒ نے اندھادھند تقلید سے منع کیا ہے۔ اور اگر یہاں پر آپؒ کہیں کہ صاحب ہم تو اندھادھند تقلید نہیں کرتے۔ بلکہ تحقیق سے کرتے ہیں تو بس فیصلہ ہوگا کہ پھر آپ بھی محقق ہیں۔ اور مقلد نہیں ہیں۔ یہی ہم بھی کہتے ہیں کہ محقق بن جاؤ۔ اور جس کا قول بھی تحقیق سے صحیح ثابت ہو۔ پس اسی کو مان لو۔ خواہ وہ شافعی رحؒ کا ہو یا مالکؒ کا آپ کو بعد تحقیق تسلیم میں تیری میری نہیں کرنی چاہیے۔

بخدا میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر موجودہ مقلدین تقلید کو اسی طرح سمجھیں جیسا کہ ذکر ہوا۔ تو بس آج ہی یہ سب تفرقے اور جھگڑے مٹ سکتے ہیں۔ خدا تعالٰے ہر ایک کو فہم و بصیرت دے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھ لے:۔